سوال

جھوڑنے [illegible] کم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بڑا بھائی نماز ادا نہیں کرتا۔ کیا اس سے صلہ رحمی کروں یا نہیں؟ خیال رہے کہ وہ فقط میرا پدری (سوتیلا) بھائی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دیدہ دانستہ نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہے، علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اس کا کفر اکبر ہے جبکہ وہ نماز کے وجوب کا اقراری بھی ہو۔ جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہے وہ تمام اہل علم کے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا:

، وعَمُودُہ الصَّلاۃ، وذِرْوۃ سنامِہ الْجھادُ فی سبیلِ اللّٰہ))

ن کا اصل اسلام (شہادتین) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

م احمد اور ترمذی نے اسناد صحیح کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

رَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ تَرْکُ الصَّلَاۃ))

وڑنے سے آدمی کا کفر و شرک سے فاصلہ ختم ہو جاتا ہے۔''

، حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

، بینَنا وبینَھُمُ الصَّلاۃ، فَمَن ترَکَھا فقَدْ کفَرَ))

اور ان لوگوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے اسے چھوڑا، وہ کافر ہوا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اہل السنن نے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا ہے۔

، نماز اس لیے بھی کافر ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور اہل علم و ایمان کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے۔ لہٰذا اس کا کفر اکبر و اعظم ہے۔ بخلاف اس شخص کے جو نماز کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا تارک ہے۔ دونوں صورتوں میں مسلمانوں کے حکام پر لازم ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائیں۔ اگر وہ توبہ کر۔

ز کے تارک سے بائیکاٹ لازم ہے اور جب تک وہ اس کام سے باز نہ آئے اس کی دعوت بھی قبول نہ کی جائے۔ تاہم اسے نصیحت کرتے رہنا، حق کی طرف دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ کی ان سزاؤں سے ڈرانا لازم ہے جو ترک نماز کی بنا پر دنیا اور آخرت میں مترتب ہوتی ہیں۔ شاید وہ توبہ کر لے اور اللہ اسے معا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ